بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

زیر نظر شمارے کے انگریزی سیکشن میں ڈاکٹر سید طاہر کا ایک نہایت قیمتی مضمون "Riba Alfadl" شامل ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت اب قارئین "حکمت قرآن" کے لئے محتاج تعارف نہیں رہی۔ اسلامی اقتصادیات سے متعلق بعض اہم موضوعات پر موصوف کے متعدد مضامین اس پرچے کی زینت بن چکے ہیں۔

موجودہ دور بلاشبہ اقتصادیات کا دور ہے۔ اقتصادی میدان میں اسلامی تعلیمات کو اجاگر کرنا، نئے پیش آمدہ اقتصادی مسائل کے ضمن میں قرآن وسنت کے رہنما اصولوں کی روشنی میں گہرے غور و فکر کے بعد ان کی حلت و حرمت کے بارے میں رائے قائم کرنا اور عام لوگوں کو رہنمائی فراہم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس میدان میں علمی تحقیقی کام کی نہ صرف یہ کہ بہت گنجائش ہے بلکہ اس کی بے انتہا ضرورت بھی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے عالم اسلام میں ایسے قابل افراد کی کمی نہیں ہے جو اقتصادیات کے میدان میں اعلیٰ مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشیات پر بھی گہری نظر رکھتے ہوں اور اس پر سنجیدگی کے ساتھ کام کرنے کی آرزو اور جذبے سے بھی مالامال ہوں۔ ان میں سے بہت سے افراد کی علمی کاوشیں کتابوں اور مقالات کی صورت میں سامنے آبھی چکی ہیں۔ ڈاکٹر سید طاہر اور محمد اکرم خان بھی جن کے کئی مقالات "حکمت قرآن" کے صفحات کے ذریعے قارئین تک پہنچ چکے ہیں، انہی چنیدہ افراد میں شامل ہیں، تاہم اس معاملے کے بعض دوسرے پہلو ابھی تشنہ ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اولاً مختلف مسلمان ممالک کی سطح پر اور پھر عالم اسلام کی سطح پر ایسے اہل علم حضرات پر مشتمل فورم تشکیل دیئے جائیں جس کے شریک افراد نہ صرف یہ کہ باہم مل جل کر معاشیات کے میدان میں مغرب کے علمی چیلنج کا بھرپور انداز میں مقابلہ کرتے ہوئے اس ضمن میں اسلام کی تعلیمات کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کریں بلکہ مختلف معاشی مسائل بالخصوص بینکنگ سے متعلق معاملات اور ٹریڈنگ کی نت نئی صورتوں کی شرعی حیثیت کے بارے میں باہم مذاکرے اور مباحثے کے ذریعے کسی متفقہ رائے تک پہنچنے کی کوشش کریں اور ان معاملات میں ملت اسلامیہ کو رہنمائی فراہم کرنے کا فریضہ بھی سرانجام دیں۔

ڈاکٹر سید طاہر کا یہ حالیہ مضمون دراصل ان کے ایک سابقہ مضمون "What is Riba" ہی کا تسلسل ہے کہ جس پر محترم محمد اکرم خان صاحب کا تبصرہ فروری ۹۵ء کے "حکمت قرآن" میں شائع ہوا تھا۔ ڈاکٹر طاہر نے اپنے اس مضمون میں اکرم خان صاحب کے اٹھائے ہوئے سوالات کا مفصل جواب دیا ہے، تاہم ان کا یہ جوابی مضمون اپنی اہمیت اور وسعت کے اعتبار سے ربا الفضل کے موضوع پر خود ایک مضمون کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ "ربا الفضل" کا معاملہ علمی نکتہ نگاہ سے بہت مشکل اور پیچیدہ ہے۔ اس لئے کہ اس کے لئے سند صرف احادیث نبویہ ہی میں دستیاب ہے۔ جبکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ احادیث کی تشریح و توضیح اور ان سے احکامات کا استنباط ایک حد درجہ نازک اور نہایت احتیاط طلب کام ہے اور بہت زیادہ مہارت کا متقاضی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے جملہ احتیاطوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت محققانہ انداز میں "ربا الفضل" کی حقیقت کو احادیث نبویہ کی روشنی میں واضح کیا ہے، اور وہ اصول

(باقی صفحہ ۷ پر)